افضالہ شاہین

سکالر پی۔ ایچ۔ ڈی، نمل،اسلام آباد

فرانز فینن اور "افتادگانِ خاک"

Afzala Shaheen

Scholar PHD, NUML, Islamabad

Frantz Fenon and *"The Wretched of the Earth"*

French psychiatrist,philosopher,revolutionary and author Frantz Fanon, was born in Martinique(1925-1961). His work inspired anti-colonial liberation movements for more than four decades.

Fanon's most famous work 'The Wretched of the Earth'(French: Les Damne's de la Terre) was written during and regarding the Algerian struggle for independence from colonial rule.'The Wretched of the Earth' is based on the subjects, racism,colonialism,voilence,post colonialism,third world development and revolution.

فرانز فینن بیسویں صدی کا ایک عظیم سیاسی مفکر، ایک نمایاں انقلابی شخصیت، ایک نامور ماہرِ نفسیات، نوآبادیات اور نسل پرستی کے خلاف قلم اُٹھانے والا ایک عظیم مصنف تھا۔

فرانز فینن نے ۲۰ جولائی ۱۹۲۵ء میں مارٹینیک (**Martinique**) کے کیریبین جزیرے میں جنم لیا۔ جو اُس وقت ایک فرانسیسی نوآبادی (French Colony) تھی اور اب فرانس ہی کا علاقہ کہلاتی ہے۔

فرانز فینن ایک مخلوط خاندانی پس منظر رکھتا تھا۔ اس کا والد (۱۸۹۱-۱۹۴۷) ایسے افریقی غلاموں کی اولاد تھا جو گنے کی فصلوں پر کام کرنے کیلئے کیریبین جزیرے پر لائے گئے تھے۔ فرانز کا والد کیسیمر (Casimir) کسٹم سروس میں کسٹم انسپکٹر تھا۔ فرانز کی والدہ بھی مخلوط نسل کی ناجائز اولاد تھی۔ جس کے گورے آباؤ اجداد Strasburg (Alsace France) سے آئے تھے۔ فینن کے ننھیال اپنی بیٹی سے اس لیے ناراض رہتے تھے کہ اس نے سیاہ فام سے شادی رچالی تھی۔ گویا رنگ و نسل کا امتیاز اور سفید فاموں کی سیاہ فام سے نفرت کا واسطہ فرانز کو پیدائش سے پہلے ہی پڑ گیا تھا۔ اس کے علاوہ وہ آٹھ بہن بھائیوں میں چوتھے نمبر پر اور گھر میں سب سے زیادہ سیاہ رنگت والا بچہ بھی تھا۔ اس بات کا احساس اسے بچپن سے نہ صرف کنبے کے تمام افراد دلاتے تھے بلکہ اس کی ماں بھی اس بات کا برملا اظہار کرنے میں دیگر افرادِ خانہ سے پیچھے نہیں تھی۔

وہ اپنی پہلی تصنیف **Black Skin White Masks** میں لکھتا ہے:

"There is nothing surprising, within a family, in hearing a mother remarks that 'X' is the blackest of my children. It means that 'X' is the least white."

فرانز ایسے ماحول میں پروان چڑھا جہاں سیاہ فام ہونا یا افریقن نسل سے تعلق رکھنا دیگر برائیوں سے زیادہ سنگین عیب تھا۔

فینن کے خاندان کے معاشی حالات قدرے بہتر تھے۔ لہٰذا اُسے مارٹینک کے ایک اعلیٰ درجے کے ہائی سکول لِسی **(Lycee)** میں داخل کرایا گیا۔ جہاں خوش قسمتی سے اسے مشہور شاعر اور ادیب ایمی سیسائر **(Aime cesaire)** جیسا اُستاد نصیب ہوا۔ جس کے نظریات کا فینن کی زندگی پر گہرا اثر پڑا اور وہ لڑکپن میں ہی سیاسی طور پر کافی متحرک ہو گیا۔ اس نے فرانسیسی حکومت کی طرف سے جنگ عظیم دوم میں جرمن نازیوں کے خلاف گوریلا جنگ میں بھی شرکت کی۔

۱۹۴۰ء میں جب فرانس نازیوں کے قبضے میں آیا تو فرانسیسی بحری افواج کو مارٹینک میں ہی رکنا پڑا۔ فرانسیسی فوجی بہت زیادہ نسل پرست تھے۔ اسی نسل پرستی کی آڑ میں وہ خوفناک جرائم کے مرتکب ہوتے۔ فینن پر فرانسیسی افواج کا مارٹینکین لوگوں کے ساتھ ذلت آمیز رویے کا گہرا اثر پڑا۔ ۱۹۴۳ء میں اٹھارہ سال کی عمر میں فینن نے حکومت مخالف نظریات کی بدولت جزیرے کو خیر باد کہا اور برطانوی نو آبادی ڈومینیکا **(Dominica)** پہنچا تا کہ آزاد فرانسیسی افواج میں شمولیت اختیار کر سکے۔ فرانسیسی فوج میں رضا کارانہ شمولیت کے دوران وہ ایک حلیف دستے کے ساتھ کیسا بلانکا **(Casablanca)** پہنچا اور وہاں سے اس کا تبادلہ الجیریا میں کیبائل کے ساحل **(Kabyle Coast)** پر بیجائیا **(Bejaia)** کی فوجی چوکی میں کر دیا گیا۔

۱۹۴۴ء میں فینن کولمار **(colmar)** میں زخمی بھی ہوا اور اُسے اُس کی بہادری اور جانثاری کے صلے میں (Coroix Deguerr) کے میڈل سے نوازا گیا۔

جب جرمن نازیوں کو شکست ہوئی اور اتحادی فوجوں نے فوٹو لینے والے صحافیوں کے ہمراہ جرمنی میں رینو **(Rhino)** کو کراس کیا تو فینن کی رجمنٹ کو تمام غیر سفید فام فوجیوں سے پاک کر دیا گیا۔ فینن اور اس کے ساتھیوں کو ٹولون اور پھر نارمنڈی (فرانس) بھیج دیا گیا تا کہ وہاں وہ وطن واپسی کا انتظار کریں۔ یہاں اس کے احساسات کو اس کی حب الوطنی، بہادری اور عسکری صلاحیتوں کے باوجود ایک اور ضرب لگائی گئی۔ اس کا قصور یہ تھا کہ وہ سیاہ فام تھا!

۱۹۴۵ء میں فینن مارٹینک واپس چلا آیا۔ وہاں سے اس نے اپنے اُستاد اور دوست **Aime Cessaire** کی مجلس قانون ساز کی مہم کیلئے کام کیا۔ اگر چہ فینن نے کبھی اشتراکی ہونے کا اقرار نہیں کیا تاہم **Cessaire** چوتھی جمہوری سلطنت کی پہلی قومی اسمبلی کیلئے مارٹینک سے اشتراکی ٹکٹ پر ہی پارلیمنٹ کا نمائندہ بنا۔

جنگ ختم ہونے کے بعد فینن فرانس چلا گیا۔ وہاں پیرس اور لیون **Lyon** میں سکالرشپ پر نفسیاتی امراض کے علاج اور علمِ طب کا مطالعہ کیا۔ ساتھ ہی اس نے ادب، ڈرامہ اور فلسفہ کا بھی مطالعہ کیا۔ اُن دنوں اس کے دوستوں میں **Edourt Glissant** بھی تھا۔ جو اس وقت فلسفہ و تاریخ کا طالبعلم تھا۔ **Glissant** کہتا ہے کہ فینن انتہائی حساس تھا۔ فینن کبھی کبھار مارلیو پونٹی (**Marleau**

Ponty) کے لیکچرز بھی سنا کرتا تھا۔ اُنہی دنوں اس نے تین ڈرامے بھی تحریر کیے۔ جن کے مسودات اب ناپید ہو چکے ہیں۔ اسی عرصے میں فینن ایک فرانسیسی سفید فام خاتون Jose Duble کے ساتھ رشتۂ ازواج میں بھی منسلک ہو گیا۔

۱۹۵۱ء میں بطورِ ماہر نفسیات تعلیم مکمل کرنے کے بعد فینن نے Seint Alban میں بطور نفسیاتی معالج کے Franscois Tosquelles کی زیرِ نگرانی پریکٹس شروع کر دی۔ Francois علمِ نفسیات کے ذریعے امراض کی تشخیص میں تہذیب کی اہمیت پر زور دیتا تھا۔

۱۹۵۲ء میں فینن نے اپنی پہلی کتاب Black Skin White Masks تصنیف کی۔ یہ کتاب نوآبادیات کے قیام کے انسانی نفسیات پر اثرات کا تجزیہ ہے۔ فرانسیسی فوج میں فینن کی خدمات اور مارٹینک میں اس کے تجربات اس کتاب کے لکھنے کا محرک بنے۔ یہ دراصل اس کی ڈاکٹری کا مقالہ تھا۔ جو اس نے لیون میں جمع کرایا اور اس کا موضوع "The Disallienation of The Black Man" تھا۔ لیکن جب اس کے مقالے کو رد کر دیا گیا تو فینن نے اس کتاب کو شائع کرانے کا فیصلہ کیا۔

۱۹۵۳ء میں فینن فرانس سے الجیریا چلا آیا جہاں جنگ کے دنوں میں کچھ دن رہا تھا۔ الجیریا میں وہ Blid Join Ville Hospital میں ذہنی علاج کے شعبے کا سربراہ بن گیا۔ وہاں اس نے مریضوں کی دیکھ بھال کے لیے بہت سی اصلاحات کیں اور Socio Therapy یعنی معاشرتی اور تہذیبی پسِ منظر کو مدِ نظر رکھ کر علاج کرنے کا طریقہ رائج کیا۔

۱۹۵۴ء میں نیشنل لبریشن فرنٹ (NLF) نے فرانسیسی راج کے خلاف کھلم کھلا عام جنگ کا اعلان کر دیا۔ کیونکہ الجیریا اس وقت کی ایک نوآبادی تھا۔ فینن کے پاس آنے والے مریض اپنے اوپر ہونے والے فرانسیسی اور الجیریا والوں کے تشدد کی خوفناک داستانیں سناتے تھے۔ فینن نے بلڈا میں ڈاکٹر Pierr Chaulett کے ساتھ تعلقات کی بنا پر ۱۹۵۵ء میں نیشنل لبریشن فرنٹ میں شمولیت اختیار کی۔

الجیریا کی جنگ نے فینن کو فرانسیسی آمریت سے متنفر کر دیا اور اس نے ۱۹۵۶ء میں فرانسیسی گورنمنٹ میں اپنے عہدے سے استعفیٰ دے دیا۔ اب وہ پوری طرح سے الجیریا کی تحریک آزادی کے ساتھ منسلک ہو گیا تاکہ ان کے ساتھ مل کر فرانسیسی راج کا خاتمہ کر سکے۔ فینن نے گوریلا کیمپوں میں سفر کیا۔ مالی سے سہارا تک لڑنے والوں کو اپنے گھر میں چھپایا اور نرسوں کو زخمیوں کی مرہم پٹی کی تربیت دی۔

جنوری ۱۹۵۷ء میں فینن کو الجیریا سے جلاوطن کر دیا گیا اور وہ فرانس واپس چلا گیا اور بعد میں وہ خفیہ طور پر تیونس چلا آیا اور الجیریا کی تحریک آزادی کیلئے کھلم کھلا کام شروع کر دیا۔ وہاں بطور معالج کام کرنے کے علاوہ فینن نے کافی رسائل و جرائد میں تحریک سے متعلق لکھا۔ خصوصاً "El Moudjahid" کیلئے زندگی کے آخری ایام تک لکھتا رہا۔ لیکن فینن کا کام الجیریا کی آزادی کیلئے صرف لکھنے تک محدود نہ تھا۔ بلکہ اس نے الجیریا کی عبوری حکومت کے لئے گھانا میں سفارت کی خدمات بھی انجام دیں اور یہ خدمات انجام دینے کے دوران اس نے الجیرین فوج کو رسد پہنچانے کیلئے جنوبی راستہ بنانے کا کام بھی کیا۔ ''المجاہد'' کی ادارت بھی کی اور افریقہ کے سب سے پہلے ذہنی علاج کے ہسپتال کی بنیاد بھی فینن ہی نے رکھی۔ فینن کئی قاتلانہ حملوں اور خونریزی میں بال بال بچ گیا۔ تاہم وہ الجیریا کی آزادی کو دیکھنے کیلئے زیادہ عرصہ زندہ نہ رہا۔

۱۹۶۰ء میں مالی سے الجیریا تک ۱۲۰۰ میل پر پھیلی ہوئی مہمات کے بعد وہ سخت بیمار پڑ گیا۔ اسے لوکیمیا کا موذی مرض لاحق ہو گیا۔ فینن سوویت یونین علاج کی غرض سے گیا۔ جس سے اس کی بیماری کچھ کم ہو گئی۔ تیونس واپسی پر اس نے وصیت کے طور پر اپنی آخری اور نوآبادیاتی نظام پر مشہور زمانہ کتاب ''The Wretched of the Earth'' صرف دس ماہ کے قلیل عرصے میں تحریر کی اور Jean

paul sartre نے اس کے سالِ وفات میں ہی اسے شائع کیا۔

اپنی بیماری کے آغاز پر اس نے ALN(Armee de liberation Nationale) کے افسران کو الجیریا تیونس سرحد پر Ghardimao کے مقام پر لیکچرز بھی دیئے۔اس نے روم میں Sartre کا آخری دورہ بھی کیا اور پھر لیوکیمیا کے مزید علاج کیلئے امریکہ چلا گیا۔

ایک مصروف اور دلیرانہ زندگی گزارنے کے بعد صرف (۳۶) چھتیس سال کی عمر میں ابراہیم فینن کے نام سے میری لینڈ میں Bethesda کے نیشنل انسٹیٹیوٹ آف ہیلتھ National Institute of Helath میں ۶ دسمبر ۱۹۶۱ء کو اس جہانِ فانی سے کوچ کر گیا۔اس کی وصیت کے مطابق اس کی میت الجیریا واپس لائی گئی۔ جہاں Algerian National Army of Liberation نے اسے پورے اعزاز کے ساتھ مشرقی الجیریا میں Ain Kerrma کے گورستانِ شہداء میں سپرد خاک کیا گیا۔

سوگواران میں فینن کی شریکِ حیات Josie (جس کی شادی سے پہلے خاندانی نام Duble تھا۔اور جس نے ۱۹۸۹ء میں خودکشی کر لی تھی)۔ان کا بیٹا Olivier اور فینن کی بیٹی (جو اس کے ایک سابقہ تعلق سے تھی) Mireilla شامل تھی۔

فینن کو اگرچہ نوآبادیات کے قیام کے افراد و اقوام پر اثرات کے حوالے سے خاص اہمیت حاصل ہے تاہم اس کی وفات پر مبنی خبریں بہت اختصار سے شائع کی گئیں۔The Newyork Times اور Lemonde نے اس کے کردار اور کامیابیوں کو ناکافی طور پر اور بہت اختصار سے شائع کیا۔

فینن کا سارا کام اس کی وفات کے بعد جلد ہی انگریزی میں ترجمہ کر لیا گیا۔فرانز فینن کی جو کتابیں منظرِ عام پر آئیں وہ مندرجہ ذیل ہیں:

1. Black Skin White Masks 1952
2. A Dying Colonialism or
   Year Five of the Algerian Revolution 1959
3. The Wretched of the Earth 1961
4. Towards the African Revolution
   (Political Essays) 19?

کام اور نظریات:

فینن نے قیام فرانس کے دوران Black Skin White Masks لکھی۔تاہم اکثر تصنیفات شمالی افریقہ کے قیام کے دوران لکھی گئیں۔اس کے کام کا غالب موضوع ''الجیرین انقلاب'' ہے۔اس موضوع پر اس کے مضامین Year Five of the Algerian Revolution میں شائع ہوئے۔ان مضامین میں اس نے فرانسیسی سامراجیت کے خلاف عسکری جدوجہد کا پیغام دیا ہے۔اس کتاب کا اصل عنوان Reality of Nation تھا لیکن پبلشر Francois Maspero نے اس عنوان کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔بعد میں اس تصنیف کا نام A Dying Colonialism پڑا جو ابھی تک اسی عنوان سے موجود ہے۔

گھانا میں سفارت کے فرائض انجام دینے کے دوران فینن نے ایکرا Accra، کوناکرے Conakry، ادیس ابابا Addis Ababa، لیوپولڈولی Leopold Ville، قاہرہ Cairo ورٹریپولی Tripoly کے اجلاسوں میں شرکت کے دوران اس کی تحاریر اور سیاسی مضامین کو اس کی وفات کے بعد Towards The African Revolution میں شائع کیا گیا۔

فینن کا نسل پرستی اور نوآبادیاتی نظام پر پہلا تجزیہ Black Skin White Masks تھا۔ جس کا ایک حصہ ایک منشور یا اعلامیہ پر مشتمل ہے اور ایک حصہ تجزیہ پر مبنی ہے۔ ان دونوں حصوں میں فینن کے سفید فاموں کی دنیا میں بطور سیاہ فام دانشور کے ذاتی تلخ تجربہ کو پیش کیا ہے۔

فینن کے خیال میں کوئی زبان بولنا اس زبان کے بولنے والوں کی تہذیب کو معتبر سمجھنے کے مترادف ہے۔ فرانسیسی بولنے کا مطلب ہے فرانسیوں کے اجتماعی شعور کو تسلیم کر لینا جو سیاہ فاموں کو برائی اور گناہ سے منسوب کرتے ہیں۔ اپنی سیاہی کو برائی کے ساتھ تعلق سے بچانے کی کوشش میں سیاہ آدمی سفید نقاب پہنتا ہے۔ (یعنی سفید فاموں کی زبان اور تہذیب کو اپناتا ہے)

فینن کی تمام کتابوں میں اضافی طور پر علم نفسیات سے متعلق مضامین فرانسیسی نوآبادیاتی نظام پر کڑی تنقید اور Esprit اور Elmoudjahid جیسی تنظیموں سے متعلق معلومات عامہ بھی ملتی ہیں۔

فینن کا کام انگریزی ترجمے کے ذریعے دنیا تک پہنچا۔ حالانکہ ترجمہ بہت سی فروگزاشتوں اور اغلاط پر مبنی سمجھا جاتا ہے۔ لیکن اس کے غیر مطبوعہ کام (جس میں ڈاکٹری کیلئے لکھا جانے والا مقالہ بھی شامل ہے) کو زیادہ پذیرائی اور توجہ نصیب ہوئی۔ اسی بنا پر فینن کو بعض اوقات تشدد اور دہشت گردوں کی وکالت کرنے والے کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔ فینن کی یہ نامکمل تصویر اس کے وقیع شعور اور ژرف نگاہی کی نفی کرتی ہے۔

فینن نے متنوع موضوعات پر قلم اٹھایا ہے۔ اس نے نفسیات کا تعلق سیاسیات، سماجیات، عمرانیات، زباندانی اور ادب سے قائم کیا ہے۔ اس کے علاوہ زبان اور گفتگو کی اصلاح اور اس سے متعلقات فینن کے زیادہ تر کام پر چھائے ہوئے ہیں۔

اثرات:

کیریبین جزیرے پر اس وقت Aime Ceasire, C.L. Riteme، Edourt Glissand اور Eric Williams کے ساتھ ساتھ فینن کے نظریات کو بھی کافی پذیرائی ملی۔ فینن کے کام پر Aime Cesaire کے زیادہ اثرات ہیں تاہم Negritude تحریک سے بھی اس نے کچھ نہ کچھ اثر لیا۔ فینن نے Leopold Senghor کے نظریات کی تشکیل نو کر کے شعور کا نیا نظریہ پیش کیا۔ اس نے بطور ماہر نفسیات اور بطور محکوم قوم کے فرد کے بھی ان مسائل کا تجزیہ کیا جو ظالمانہ نوآبادیاتی نظام کی پیداوار تھے۔ فینن کا شعور وہ شعور ہے جو نسل پرستی کی فضا میں پیدا ہوا اور سیاسی اور سماجی مسائل کا سامنا کرتے ہوئے پروان چڑھا۔ فینن کا نظریۂ شعور صرف سیاہ فام تک محدود نہ تھا بلکہ ہر اس نسلی اور انسانی گروہ تک پھیلا ہوا ہے جو نوآبادیاتی نظام کے ظلم و تشدد کا نشانہ بنتی ہے۔ گویا فینن کے نظریۂ شعور نے Senghor, Blaise Diagne اور Sesaire کے نظریات سے محدود اثرات لیے اور پھر ذاتی علم اور تجربات و مشاہدات کی روشنی میں ارتقائی منازل طے کرتے ہوئے بالآخر اس کے اپنے نظریے کی شکل میں ظہور پذیر ہوا۔

بین الاقوامی شہرت:

فرانز فینن نے صرف سیاہ فام لوگوں کے حقوق کی بات نہیں کی بلکہ انہوں نے ''نوآبادیاتی نظام'' اوراس کے زیر اثر آنے والے افراد کو اپنا موضوع بنایا ہے۔ اس لیے فینن کی آواز کو پوری دنیا نے محسوس کیا۔ فینن کو تمام دنیا کے محکوم مظلوموں کی بات کرنے والے کے طور پر یاد کیا جاتا ہے اور اس لیے دورِ حاضر کی موسیقی، مصوری، سینما، ادب اور تھیٹر کے ذریعے اس کے کام کو سراہا گیا۔ اس کے کام اور زندگی پر بہت سی کتابیں لکھی گئیں۔ دورِ جدید میں ایک امریکی ناول نگار **John Edgar Wideman** نے فرانز فینن کی زندگی اور کام کو اپنے ناول **"Fanon"** میں اس طرح خراجِ تحسین پیش کیا ہے۔

" if I couldn't Live 'Fanon's life', may be I could write it".

فینن مریضوں کی مسیحائی کرتے کرتے محکوموں اور مظلوموں کا مسیحا بن گیا۔ نوآبادیاتی ممالک اور سیاہ فاموں کی شبِ تار کی سیاہی کو دور کر کے نویدِ صبح دے گیا۔